بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اُردو ترجمہ

الفارُوق بُک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

فہرست

عارف کون ہے؟ فرمایا کہ جو دنیا میں رہ کر بھی تم سے دور بھاگتا ہے اور خواب میں نہ تو خدا کے سوا کسی کو دیکھے اور نہ کسی پر اپنا راز ظاہر کرے۔ پوچھا گیا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بھی وضاحت فرما دیجئے؟ فرمایا کہ دنیا کو چھوڑ دو تاکہ ان دونوں چیزوں کا قصہ ہی باقی نہ رہے۔ فرمایا کہ بحر معرفت میں غرق ہو کر امر بالمعروف کی شناخت ہوتی ہے اور بندہ نفس و مخلوق کی اعانت کے بغیر ہی قرب الٰہی حاصل کر لیتا ہے، کسی نے پوچھا کہ آپ کو یہ مراتب کیسے حاصل ہوئے؟ فرمایا کہ میں نے وسائل دنیاوی کو زنجیر قناعت میں جکڑ کر اور صدق کے صندوق میں بند کر کے مایوسیوں کے دریا میں غرق کر دیا، سوال کیا گیا کہ آپ کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا کہ چار سال، اس لئے کہ میں صرف چار سال سے خدا کا مشاہدہ کر رہا ہوں اس سے قبل ستر سال محض قیل و قال میں گزر گئے، جن کو عمر میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

عزت: حضرت احمد خضرویہ نے آپ سے کہا کہ ابھی تک مجھ کو مقام نہایت تک رسائی حاصل نہیں ہو سکی، آپ نے فرمایا کہ تم عزت کی انتہا حاصل کرنے کی فکر میں ہو اور وہ باری تعالیٰ کی صفت ہے، جس کو مخلوق حاصل کر ہی نہیں کر سکتی۔ پھر لوگوں نے پوچھا کہ نماز کی صحیح تعریف کیا ہے، فرمایا کہ جس کے ذریعہ خدا سے ملاقات ہو سکے، لیکن اس سے ملاقات بہت دشوار ہے۔ سوال کیا گیا کہ آپ بھوکے رہنے کی تعریف کیوں کرتے ہیں، فرمایا کہ اگر فرعون فاقہ کشی کرتا تو "میں تمہارا رب ہوں" کہہ کر خدائی کا دعویدار نہ ہوتا۔ فرمایا کہ مغرور اس کو کہتے ہیں جو دوسروں کو کمتر تصور کرے اور مغرور کو کبھی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی، پھر کسی نے عرض کیا کہ آپ کا پانی کے اوپر چلنا بہت بڑی کرامت ہے۔ فرمایا کہ اس میں کوئی کرامت نہیں کیونکہ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی پانی پر بہتے رہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ہوا میں پرواز کر کے مکہ معظمہ صرف ایک شب میں پہنچ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ بھی کوئی کرامت نہیں کیوں کہ معمولی پرندے بھی ہوا میں پرواز کرتے ہیں اور جادوگر لوگ تو ایک شب میں تمام دنیا کی سیر کر لیتے ہیں۔ لوگوں نے مجاہدے کے متعلق غور کیا تو فرمایا کہ میں نے سو سال کی گوشہ نشینی کے بعد بھی خود کو ایک غار میں رہنے والی عورت کی طرح پایا اور جس وقت میں نے دنیا کو خیرباد کہہ دیا خدائے تعالیٰ سے مل گیا اور خدا سے کہا کہ میرا تیرے سوا کوئی نہیں اور جب تک تو میرا ہے سب کچھ میرا ہے اور جب اللہ نے میرے صدق کا مشاہدہ کر لیا تو میرے نفس کے عیوب دور فرما دیئے۔ فرمایا کہ مخلوق نے مجموعی طور پر جتنا خدا کو یاد کیا ہے میں نے تنہا یاد کیا جس کی وجہ سے خدا نے بھی مجھ کو یاد کیا اور اپنی معرفت سے مجھ کو حیات نو عطا کر دی۔ فرمایا کہ جس کو اطاعت خداوندی کی خلعت سے نوازا گیا وہ اس خلعت پر فریفتہ ہو کر رہ گیا لیکن میں نے خدا سے سوائے خدا کے کچھ طلب نہیں کیا۔

فرمایا کہ مجھے جب یہ خیال آیا کہ میں خدا کو دوست رکھتا ہوں تو غور کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ میں اس کو

دوست نہیں رکھتا بلکہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ فرمایا کہ دوسرے لوگوں نے تو مردوں سے علم حاصل کیا لیکن میں نے ایسی زندہ ہستی سے علم سیکھا کہ جس کو موت ہی نہیں ہے۔ فرمایا کہ جب میں نے نفس کو اللہ کی جانب راغب کرنا چاہا اور وہ راغب نہ ہوا تو میں اس کو بھی چھوڑ کر خدا کی حضوری میں پہنچ گیا۔ فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی اور عالم ملکوت میرے مشاہدے میں آگیا، تو مجھے وہاں سے رضا و محبت حاصل ہو گئے۔ فرمایا کہ مجھے یہ مرتبہ اس لئے حاصل ہوا کہ جس عضو کو رجوع الی اللہ نہ پایا اس سے کنارہ کش ہو کر دوسرے عضو سے کام نکالا۔ فرمایا کہ خدا شناسی کے بعد میں نے خدا کو اپنے لئے کافی سمجھ لیا۔ فرمایا کہ بہت عرصہ سے نماز میں مجھے خیال آتا ہے کہ میرا قلب مشرک ہے اور اس کو زنار کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ عورتیں مجھ سے اس لئے افضل ہیں کہ وہ ماہواری کے بعد غسل کر کے پاک صاف ہو جاتی ہیں لیکن مجھے تمام عمر غسل کرتے بیت گئی مگر پاکی حاصل نہ ہو سکی فرمایا کہ اگر پوری زندگی میں مجھ سے ایک نیک کام بھی ہو جاتا تو میں خوفزدہ نہ رہتا۔ فرمایا کہ اگر روز محشر میں یہ سوال کیا جائے کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا تو میں اس کو بہتر تصور کرتا ہوں کہ یہ پوچھا جائے کہ تو نے فلاں کام کیوں نہ کیا۔ فرمایا کہ اللہ مخلوق کے بھیدوں سے خوب واقف ہے اور ہر بھید کی جانب نظر ڈال کر فرماتا ہے کہ میں اس کو اپنی محبت سے خالی پاتا ہوں لیکن بایزید کے بھید کو اپنی محبت میں غرق دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں خدا کی توحید سے زیادہ کا طلب گار ہوں، لیکن بیداری کے بعد میں نے عرض کیا کہ مجھے تیری توحید سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سوال کیا کہ کیا خواہش رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جو میرے لائق ہو۔ فرمایا گیا کہ خود کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ فرمایا کہ لوگ مجھے اپنے جیسا خیال کرتے ہیں حالانکہ عالم غیب میں میرے اوصاف کا مشاہدہ کر لیں تو مر جائیں کیوں کہ میں ایک ایسے سمندر کی طرح ہوں جس کی گہرائی کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔

عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے آپ سے سوال کیا تو فرمایا کہ عرش تو میں خود ہوں۔ پھر کرسی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کرسی بھی میں خود ہوں اور پھر قلم کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ اس کے بعد سائل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں۔ پھر سائل نے ملائکہ کے لئے پوچھا تو جب بھی یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں، یہ جواب سن کر جب وہ خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ حق میں فنائیت کے بعد تمام چیزوں کو اپنی ہی ہستی میں ضم پاتا ہوں اس لئے کہ حق میں سب چیزیں موجود ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے معراج کی کیفیت

آپ فرماتے ہیں کہ جس وقت مجھے تمام موجودات سے بے نیاز کر کے خدا نے اپنے نور سے منور فرمایا